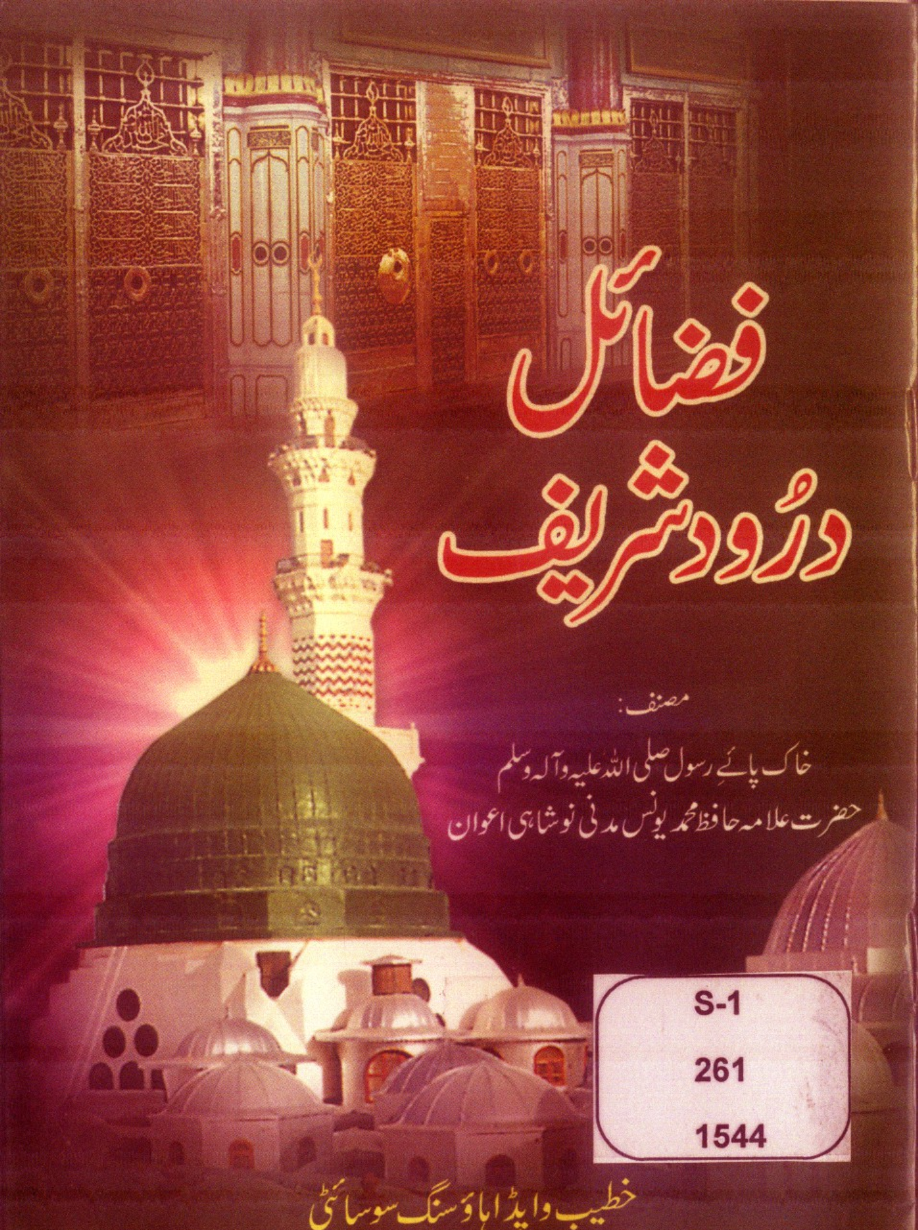


فضائل درود شریف

مصنف:

خاک پائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علامہ حافظ محمد یونس مدنی نوشاہی اعوان

خطیب واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی

0321-4877041

فضائل درُود شریف

مصنف:
خاک پائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
حضرت علامہ حافظ محمد یونس مدنی نوشاہی اعوان
(ایم ۔ اے اسلامیات پنجاب یونیورسٹی) لاہور
درس نظامی و دورہ حدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور
شہادۃ العالمیہ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

خطیب واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی
جامع مسجد H/4 بلاک، واپڈا ٹاؤن، لاہور۔
موبائل: 0321-4877941

انتساب

اس کتاب کو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کرتا ہوں۔ میرا عقیدہ اور ایمان ہے کہ جن کی نگاہِ ناز اگر ذرہ پر پڑھ جائے تو اُسے رشکِ قمر بنا دیتی ہے اور میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کی نگاہِ لطف کا اُمیدوار ہوں۔

خاک پائے والدینِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد یونس

اظہار تشکر

محترم المقام جناب نور احمد ملک کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی طباعت میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ (جَلَّ جَلَالُہٗ) انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور ملک صاحب کے والدین کو غریقِ رحمت فرمائے۔ (آمین)

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فضل و کرم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت کے بعد اپنے قبلہ پیرو مرشد، پیر طریقت، رہبر شریعت، پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوشہ پور شریف جہلم کا شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے ہمیشہ میری رہنمائی فرمائی۔

اسکے بعد میں تمام اساتذہ کرام کا شکر گذار ہوں۔ اور خاص کر استاد محترم شیخ الحدیث غلام محمد عبدالحکیم صاحب کا شکر گذار ہوں کہ جنہوں نے مجھے لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اُن کے حکم کی تعمیل پر درود شریف کی فضیلت کے حوالہ سے لکھ رہا ہوں۔

محمد یونس

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ ﷻ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ ﷻ ہی کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم فرمانے والا مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ﷻ ہی کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ﷻ ہی کیلئے ہیں جو بہت زیادہ قابلِ تعریف، پاک اور مبارک

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ

اور صلوۃ اور سلام تمام نبیوں کے سردار پر

مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهِ الْمُجْتَبٰى

(جن کا اسم گرامی) محمد مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چنی ہوئی آل پر

قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى فِى الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ

اللہ تعالیٰ سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قرآن مجید میں

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

بیشک اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم پر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اے ایمان والو تم بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود اور خوب سلام پڑھو

تفسیر

اس آیہ کریمہ میں ابتدأ چند اہم باتیں (Arabic Grammar) یعنی عربی گرائمر کے حوالہ سے توجہ طلب ہیں۔اس آیت کے آغاز میں اللہ تعالی ﷻ نے حروف مُشَبَّہ بالفعل میں سے ایک حرف اِنَّ استعمال فرمایا۔حروف مُشَبَّہ بالفعل کل (چھ) ہیں۔

(1) اِنَّ

(2) اَنَّ

(3) کاَأَنَّ

(4) لٰکِنَّ

(5) لَیْتَ

(6) لَعَلَّ

جوکہ نحومیر، هدایة النحو، کافیه میں مذکور ہیں جوکہ (Arabic law) کی کتب ہیں۔آئمہ نحو کے مطابق اِنَّ کلام کی ابتداء میں کلام عرب میں اس وقت استعمال کرتے ہیں۔جب مابعد کلام سے شک کو رفع کرنا مقصود ہوتا کہ قاری کو مابعد کلام میں کسی قسم کا شک کرنے کی گنجائش باقی ...

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ کا کلام ہر شک سے پاک ہے۔

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾

دل ودماغ کے گوشوں میں یہ سوال اُبھرتا ہے۔ کہ پھر اِنَّ کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے آیہ کریمہ کے آغاز میں کیوں استعمال فرمایا؟ تو یہاں ایک ایمان افروز نقطہ مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے عظمت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عَلَمْ بلند کرنے کیلئے اِنَّ کو آغاز کلام میں استعمال فرمایا۔ تاکہ عظمت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مقام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے سینوں میں جاگزیں ہو جائے۔ پھر آگے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ﷻ اور اللہ تعالیٰ ﷻ کے فرشتے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہوں اور بعض فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود نہ بھیجتے ہوں کیونکہ فرشتوں کی تعداد بے شمار ہے جیسا کہ سورۃ بقرہ رکوع نمبر 4 آیت نمبر 34 میں ارشاد خداوندی ہے۔

﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ﴾

"اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔"

تو یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض فرشتوں نے سجدہ کیا ہو اور بعض فرشتوں نے سجدہ نہ کیا ہو۔ اس ابہام کا جواب اللہ تعالیٰ ﷻ نے سورۃ الحجر رکوع نمبر 2 آیت

نمبر 30 میں دیا۔ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا۔

﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾

كُلُّهُمْ نے اس ابہام کو ختم کر کے واضح کر دیا کہ سب کے سب فرشتوں نے (حضرت آدم علیہ السلام) کو سجدہ کیا۔ اب یہاں بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ سارے فرشتے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں یا آدھے یا بعض بھیجتے ہیں اور بعض نہیں بھیجتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ ملائکہ یہ جمع مَلَکْ کی اور جمع جب آگے کی طرف مضاف ہو تو اس میں عمومیت اور کلیت پائی جاتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی اللہ تعالیٰ ﷻ کا فرشتہ ہو اور ذاتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے یا با الفاظ دیگر وہ فرشتہ فرشتہ نہیں ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر درود نہ بھیجے۔

آگے ارشاد فرمایا۔

﴿يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾

يُصَلُّوْنَ باب تفعیل سے فعل مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ فعل مضارع استمرار پر دلالت کرتا ہے اور اس میں دو Tense پائے جاتے ہیں۔ یعنی زمانہ حال اور زمانہ مستقبل۔ تو یہ نقطہ معلوم ہوا کہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ ﷻ اور اس کے معصوم فرشتے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں اور ہمیشہ بھیجتے رہیں گے۔ اس میں انقطاع نہیں ہے۔ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ سے آگے

خطاب عام نہیں ہے کہ خالق کائنات جل جلالہ نے یوں نہیں فرمایا۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ یعنی اے لوگو۔ بلکہ ارشاد فرمایا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والوں کہ خطابِ خصوصی یہاں ایمان والوں سے ہے۔

گویا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ جس کے پاس دولت ایمان ہوگی وہ نبی پاک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے گا۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے یہ بات آشکار ہو رہی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوب درود پڑھو اور آپ کی بارگاہ بے کس پناہ میں خوب سلام عرض کرو۔ نیز اس آیہ کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے معصوم فرشتے۔ حضور سرکار دوعالم فخر اولین و آخری جان جہانِ کائنات وجہِ تخلیقِ کائنات سید المرسلین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر درود بھیجتے ہیں۔

تو یہاں قابل فہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا درود شریف کیا ہے، فرشتوں کا درود شریف کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتیوں کا درود کیا ہے؟

سب سے پہلے:۔

(1) اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا درود شریف کیا ہے؟

حضرت ابوالعالیہ کا فرمان ہے۔ جس کو حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے بخاری

یہاں پر حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو العالیہ (رحمتہ اللہ علیہ) کا فرمان عالی شان نقل فرمایا کہ آپ نے فرمایا۔

﴿قال ابو العالية صلوة الله ثناءُ عليه عند الملئكة﴾

حضرت امام ابو العالیہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرشتوں کے سامنے بیان فرمانا ہے۔ یہاں ایک انتہائی ایمان افروز نقطہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ازل سے لیکر آج تک ہر ساعت ہر گھڑی فرشتوں کے سامنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت بیان فرما رہا ہے اور ہر لمحہ نئی عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرما رہا ہے لیکن ابھی مقطع نہیں آیا اور نہ قیامت تک آئے گا۔ انشاء اللہ

(2) فرشتوں کا درود شریف:

فرشتوں کا درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کیلئے بخشش طلب کرنا ہے۔

سوال پیدا ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی نورانی اور معصوم عن الخطاء مخلوق ہیں۔ پھر انہیں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کیلئے استغفار کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس سوال کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ فرشتے جانتے ہیں کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ بہت محبت ہے۔

ﷻ کی بارگاہ میں دُعا کریں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش ہو جائیں گے۔ بس فرشتے صرف اور صرف اسی وجہ سے امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے اللہ تعالیٰ ﷻ کی بارگاہِ اقدس سے بخشش طلب کرتے ہیں۔

(3) حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُمتیوں کا درود شریف:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کا درود شریف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک کیلئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علہیم اجمعین، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کریمین کیلئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات کیلئے اللہ تعالیٰ ﷻ کی بارگاہ میں نزول رحمت کی دعا کرنا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا نزول رحمت بارگاہ ایزدی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کریمین، آل پاک، صحابہ کرام اور ازواج مطہرات ہماری محتاج نہیں ہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کے استغفار کا کیا مطلب ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کریمین پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ

کرام پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات پر پہلے ہی بے شمار رحمتوں کا نزول فرما رہا ہے اور نزول رحمت ہماری دعا کی محتاج نہیں ہے تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جب ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کریمین کیلئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک کیلئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام کیلئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات کیلئے نزول رحمت کی دُعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ان نفوس قدسیہ کی وجہ سے ہم پر رحمتوں کا نزول، ہمارے گناہ معاف، ہمارے درجے بلند فرما دیتا ہے اور ہمارے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اندراج فرما دیتا ہے۔ پھر درود سلام کی اہمیت اور مرتبہ اور مقام اس سے بخوبی نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔

نماز اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم ہے۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (اور تم نماز کو قائم کرو) تو نماز اللہ پاک جل جلالہ کا حکم ہے لیکن سنت نہیں ہے۔ زکوٰۃ سے متعلق اللہ پاک جل جلالہ کا ارشاد ہے۔ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (اور تم زکوٰۃ کو ادا کرو) لہٰذا زکوٰۃ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم ہے لیکن سنت نہیں ہے۔ حج زندگی میں صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ لہٰذا حج اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم ہے لیکن سنت نہیں ہے۔ رمضان المبارک کے روزے ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم ہے لیکن سنت نہیں ہے۔ لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم بھی ہے اور سنت بھی ہے۔ پھر اگر ہم غور کریں تو

یہ بات بھی ہم پر واضح اور آشکار ہوتی ہے کہ نماز کے پڑھنے کیلئے اوقات مقرر ہیں۔ مثلاً فجر کی نماز کے وقت اُس دن کی نمازِ مغرب نہیں پڑھ سکتے۔ کیونکہ سورۃ نساء رکوع 11 آیت 103 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی ذیشان ہے۔

﴿ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا﴾

"بیشک نماز ایمان والوں پر وقت مقرر کیا ہوا فریضہ ہے"

اس طرح ادائیگی حج کیلئے بھی مخصوص ماہ مقرر ہے اور مخصوص ایام ہیں۔ آگے پیچھے حج ادا نہیں کر سکتے۔ بالکل اس طرح رمضان المبارک کے فرض روزوں کیلئے بھی ماہ مقرر ہے آگے پیچھے فرض روزے ادا نہیں کیے جا سکتے۔ لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر درود سلام کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت اور جس گھڑی آپ درود شریف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھنا چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کیلئے وقت مقرر کیوں نہیں ہے؟

یہ بہت ہی اہم سوال ہے جو ہمارے اذہان وقلوب میں پیدا ہوتا ہے۔ تو اس سوال کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن سنت نہیں حج اللہ تعالیٰ ﷻ کا حکم ہے سنت نہیں ہے۔ رمضان المبارک کے روزے اللہ تعالیٰ ﷻ کا حکم ہے لیکن سنت نہیں ہے۔ یہ تمام نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ ﷻ چونکہ خود تمام قیود سے پاک ہے۔ لہذا جو اللہ تعالیٰ ﷻ کی سنت

ہے۔ وہ بھی تمام قیود اور پابندیوں سے پاک ہے۔ پھر اگر ہم قرآن پاک کی تلاوت کریں اور بغور اس کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے قرآن حکیم کی سورۃ صفت میں انبیاء کرام علیہم السلام پر سلام بھیجا ہے باقاعدہ نام لیکر مثلاً اللہ تعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ

﴿سَلٰمٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ﴾

''حضرت نوح علیہ السلام پر جہانوں میں سلام ہو''

(سورۃ الصفت، آیت 79

﴿سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ﴾

''حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو''

(سورۃ الصفت، آیت 109

﴿سَلٰمٌ عَلٰی مُوۡسٰی وَ هٰرُوۡنَ﴾

''حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام پر سلام ہو''

(سورۃ الصفت، آیت 120

﴿سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ﴾

''حضرت الیاس علیہ السلام پر سلام ہو''

(سورہ الصفت، آیت 130

اس طرح اللہ تعالیٰ ﷻ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر قرآن پاک میں

باقاعدہ نام لے کر سلام بھیجا ہے۔ لیکن اگر بغور قرآن مجید کا مطالعہ کریں اور الحمد للہ سے لیکر والناس تک تلاوت کریں۔ تو قرآن پاک میں کسی جگہ پر یہ موجود نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا ہو سَلٰمٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ (حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام ہو) ایسی کوئی آیت قرآن پاک میں نہیں ہے۔ ایک قاری کے دل و دماغ کے گوشوں میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ قرآن پاک تو حضور گرامی جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا ہے۔

خود قرآن یوں گویا ہوا کہ: ﴿نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ﴾

سورۃ محمد: آیت نمبر 2 اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے۔ کہ ہمارے آقا جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انبیاء کرام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو پیارے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے باقی انبیاء کرام علیہم السلام پر نام لے کر سلام بھیجا ہے لیکن ہمارے پیارے جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام نہیں بھیجا ہے قرآن حکیم میں۔

بقول علامہ اقبالؒ کے کہ:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کہ تمام نبیوں کی خوبیاں موجود ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی میں

تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ عظمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مقام

مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) سمجھانے کے لئے تا کہ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ﷻ کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت معلوم ہو جائے۔

یہ سوال پیدا ہوا تو کیسے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ

باقی تمام رسولوں اور نبیوں پر سلام جناب جبرائیل امین علیہ السلام اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے لے کر زمین پر تشریف لائے لیکن جب باری ذات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آئی تو اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (محوِ استراحت) ہیں تمام فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے تمام رسول اور نبیوں کے سردار میرے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بیدار کیا۔

بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ براق پر سوار کر کے سوئے باری تعالیٰ لے کر چلے۔ شبِ معراج کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (اے نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی ذات گرامی پر سلام)

پھر سوال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے نبی اور رسول ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش ہیں تو یہاں (یعنی قرآن پاک میں) صرف پانچ کے اسمائے گرامی لے کر سلام بھیجا ہے۔ لیکن باقی تمام انبیاء کرام پر سلام نہیں بھیجا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ اللہ

تعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ:

اگر میں ایک ایک رسول اور نبی کا نام لیکر سلام اُن پر بھیجوں تو کلام طوالت پکڑے گا۔ کیوں کہ میرے انبیاء کرام علیہم السلام تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔ لیکن میں نے تمام انبیاء کرام پر سلام بھیجنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ﷻ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا کہ:

﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾

”پاک ہے آپ کا رب اس عیب سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو پیغمبروں پر اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔

(سورۃ الصفت، آیت 180 تا 182)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا کہ جو میرا نبی ہے اس پر میری طرف سے سلام ہو۔

گویا حمد اللہ پاک ﷻ کیلیئے ہے۔ اور سلام انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے ہے۔

ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ ﷻ کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام لائق صد احترام ہیں ہم سب کی عزت و تعظیم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ﷻ کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام معصوم عن الخطاء ہیں اور تمام عظمتوں اور شانوں والے ہیں۔ لیکن قرآن پاک

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾

''یہ سارے سچے رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے''

(سورۃ بقرہ، آیت 253)

اس آیت کریمہ کے مطابق ہمارے پیارے نبی جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور مقام درود وسلام کے حوالہ سے بخوبی عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ باقی انبیاء کرام علیہم السلام پر نام لے کر اللہ تعالیٰ ﷻ نے سورۃ الصفت میں سلام بھیجا ہے ہر مسلمان جب وہ سورۃ الصفت کی تلاوت کرے گا تو سلام بھیجے گا۔ یا کوئی حافظ جب نماز تراویح کے دوران سورۃ الصّٰفّٰت کی تلاوت کرے گا تو سلام بھیجے گا۔

لیکن ذات محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کے لیے حافظ کی شرط نہیں ہے نماز تراویح کی قید نہیں ہے کوئی مخصوص پارہ پڑھنے کی قید نہیں ہے۔ بلکہ ہر مسلمان جب کوئی نماز پڑھے گا خواہ وہ نماز فرض ہو یا وتر کی نماز ہو یا سنتیں ادا کر رہا ہو یا نوافل پڑھ رہا ہو۔ نماز اشراق پڑھے یا نماز چاشت پڑھے یا نماز تہجد پڑھے۔ ہر نماز کے لیے درود پڑھنا ضروری ہے۔ اور اگر وہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ ﴿عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ تک پڑھنا ہر مسلمان کے لیے واجب ہے۔

شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے الفاظ میں السلام علیک ایھا النبی کا ترجمہ یوں فرمایا کہ:۔

تیرا شوق گر نہ ہو میری نماز کا امام

میرے قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

علامہ اقبالؒ نے فرمایا: کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میرے سینے میں موجزن نہ ہو تو نہ میرا سجدہ ہوتا ہے اور نہ میری نماز ہوتی ہے۔

کون سا درود شریف پڑھنا چاہیے

درود شریف کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ ہے۔ اور ہر وہ چیز جس کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ ہے۔ وہ افضل واعلیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں اسے بلند مرتبہ اور مقام حاصل ہے لہٰذا یہ میرا ایمان اور یقینِ محکم ہے کہ ہر مسلمان نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پر کوئی بھی درود پڑھے وہ جائز اور باعث نجات ہے۔

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کا درود شریف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک کے لیے رحمت کی دُعا مانگنا ہے بارگاہِ ایزدی سے لہٰذا میرا ایمان ہے اور اس بات پر یقینِ محکم ہے کہ اگر کوئی مسلمان خواہ کوئی زبان ہو مثلاً

عربی، فارسی، انگریزی، پشتو، جرمن، ہندی، سندھی، فرانسی، اُردو، پنجابی،

جس کا مفہوم یہ بنتا ہو۔

کہ اے اللہ ﷻ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رحمتیں بھیج یہ درود ہے۔

کوئی مسلمان اگر انگلش زبان میں یہ کہے (peace be upon him) جس کا مطلب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے تو میرا ایمان ہے کہ یہ بھی درود ہے ہاں یہ فرق ضرور ہے کہ اگر کوئی شخص وہ درود شریف پڑھے جو احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں تو ان کی فضیلت و اہمیت دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ درود ابراہیمی ہی پڑھا جائے باقی درود شریف نہ پڑھے جائیں ایسا کہنا درست نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے مطلق حکم پر قدغن لگانے والی بات ہے اور بندہ قرآن پاک کی اس آیت کے تحت وعید میں آجاتا ہے۔

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ﴾ پارہ نمبر 14 رکوع نمبر 21 سورہ النحل آیت نمبر 116

"اور جن چیزوں کے بارے میں تمہاری زبانیں جھوٹ بولتی ہیں ان کی نسبت نہ کہو یہ حلال ہے اور یہ حرام کہ (اس طرح) تم جھوٹ بول کر اللہ پر بہتان باندھو بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ بول کر بہتان باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض نہ ہو جائیں اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو گئے تو پھر اللہ تعالیٰ ﷻ بھی اس سے ناراض ہو جائے گا۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ ﷻ ناراض ہو جائے تو پھر اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی، جو اس در سے پھرا اللہ ہی اُس سے پھر گیا۔

دُرود شریف پڑھنے والا نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے:

مثال:

صاحب فضائل اعمال رقم طراز ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں طواف کعبہ کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود شریف ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح وتہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔

میں نے اس سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ میں نے کہا میں سفیان ثوری ہوں۔

اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانے کا یکتانہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے کہ ایک جگہ پہنچ کر میرا والد بیمار ہو گیا، میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم اس کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو

گیا، میں دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کپڑے سے اس کا منہ ڈھک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب کہ جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آرہے ہیں انہوں نے میرے باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا، اور اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ ﷻ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ﷻ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔

وہ کہنے لگے تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحبِ قرآن ہوں یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

(حوالہ: فضائل اعمال، فضائل درود شریف، فصل پنجم صفحہ 863 قدیم نسخہ)

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کے بیان کردہ قصہ کی روشنی میں چند اہم نکات:

(1) اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے والا بندہ نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہے۔

(2) ہر مشکل ترین گھڑی میں درود شریف پڑھنا کام آتا ہے۔

(3) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دستِ مبارک دافع بلا ہے

(جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک کی یہ شان ہے کہ وہ اگر کالے منہ پر لگے تو وہ منہ سفید ہو جائے۔ بگڑے ہوئے چہرے پر لگے تو وہ درست ہو جائے۔ تو سوچیں ذات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کیا شان ہوگی۔

(4) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عطا کردہ شان سے فریادرس ہیں۔

(5) جب کوئی مسلمان کثرت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے تو ہر مشکل گھڑی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی فریاد رسی فرماتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عظمت و شان اور طاقت کے ساتھ اس کی مشکل کو حل فرماتے ہیں۔

(6) اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی زیادہ خوبصورت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی مخلوق میں سے۔

(7) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم مبارک سے خوشبو آتی ہے اور ایسی خوشبو کہیں بھی نہیں ہے۔

درود شریف کی فضیلت کے حوالہ سے جامع ترمذی شریف میں حضرت امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ پوری سند کے ساتھ حدیث کو نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں۔

﴿قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابوبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّصلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم وَاَبُوبَکْرٍ وَ عُمَر مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَست بدات بالثناء عَلَی اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوۃ عَلَی النَّبِیصلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم دَعَوْتُ لِنَفْسِی فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ﴾ (ترمذی شریف جلد اول ابواب ما یتعلق بالصلوۃ صفحہ 76 مکمل عربی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک ساتھ تھے، جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ثناء بیان کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجا پھر اپنے لیئے دُعا کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا، مانگو جو مانگو گے عطا

کیا جائے گا۔

اس حدیث شریف پر امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے (Discuss) کی ہے۔

حضرت امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کا اسلوب بیان یہ ہے کہ حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد اس پر تبصرہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کس درجے کی ہے۔تو حضرت امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح حضرت امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

پھر یہاں پر ایک علمی بحث ہے کہ حدیث حسن اور ہے اور حدیث صحیح اور ہے۔تو حضرت امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے دونوں کو اکٹھا کیوں کیا؟

تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ حضرت امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ایک اعتبار سے حسن ہے اور ایک اعتبار سے صحیح ہے۔یا یہ حضرت امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کی اپنی الگ اصطلاح ہے۔

اس حدیث پاک سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت واضح ہو جاتی ہے۔

اب چند درود شریف میں یہاں درج کرتا ہوں جو حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سکھائے ہیں

یہ درود شریف ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے جو درج ذیل ہے:

﴿عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم جزی اللّٰہ عنا محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم ما ھو اھلہ اتعب سبعین کاتِبًا الف صباح﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص کہے (جزی اللّٰہ عنا محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم ما ھوا اھلہ) یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ جزا دے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس کے وہ مستحق ہیں تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار سال تک مشقت میں ڈالے گا۔

(فضائل اعمال، فضائل درود شریف فصل دوم صفحہ 769 قدیم نسخہ)

یہ ایک درود شریف ہے۔

﴿جزی اللّٰہ عنا محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم ما ھو اھلہ﴾

جوہمیں نبی پاک ﷺ نے سیکھایا ہے لہٰذا ہر مسلمان کو کثرت سے پڑھنا چاہیے۔

یہ درود شریف بھی ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا ہے جو درج ذیل ہے:

﴿عن رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلِہٖ وسلم اللھم صلی علی محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم وانزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی﴾

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص اس طرح کہے ﴿اللھم صلی علی محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم وانزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی﴾

تبصرہ:

یہ درود شریف بھی ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیکھایا ہے کہ جس کا پڑھنے والا شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مستحق قرار پاتا ہے لہٰذا ہر مسلمان کو

کثرت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

یہ درود شریف بھی ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیکھایا ہے جو درجہ ذیل ہے:

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ لیکن ایک دن آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی کو بیٹھالیا اس سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بڑا تعجب ہوا۔ کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے جب وہ شخص چلا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: یہ میرا اُمتی ہے جب مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو یوں کہتا ہے۔

﴿اللھم صلی علی محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کما تحب وترضی لہ او کما قال ﷺ﴾

(سعادۃ الدارین صفحہ نمبر 73، آب کوثر صفحہ نمبر 52)

تبصرہ:

یہ درود شریف بھی حضور ﷺ نے ہمیں سیکھایا ہے لہٰذا تمام مسلمانوں کو کثرت کے ساتھ پڑھنا چاہیے جو رضائے مصطفیٰ ﷺ کا باعث ہے۔

﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾

اس درود شریف کو حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں ہر حدیث کے ساتھ درج فرمایا۔

حضرت امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے مسلم شریف میں ہر حدیث کے ساتھ درج فرمایا۔

حضرت امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے جامع ترمذی شریف میں ہر حدیث کے ساتھ درج فرمایا۔

سنن ابوداؤد شریف میں امام ابوداؤد رحمتہ اللہ علیہ نے ہر حدیث کے ساتھ درج فرمایا۔

سنن نسائی میں ہر حدیث کے ساتھ درج ہے۔

سنن ابی ماجہ میں ہر حدیث کے ساتھ درج ہے۔

موطا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ میں ہر حدیث کے ساتھ درج ہے۔

موطا امام محمد رحمتہ اللہ علیہ میں ہر حدیث کے ساتھ درج ہے۔

مستدرک للحاکم میں امام حاکم رحمتہ اللہ علیہ نے ہر حدیث کے ساتھ درج فرمایا وہ درود شریف (**صلی اللہ علیہ وسلم**) ہے۔

اس درود شریف کی فضیلت

حضرت امام ابوزرعہ رحمتہ اللہ علیہ کو وصال کے بعد دیکھا گیا کہ وہ فرشتوں کے

ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں تو دریافت کیا گیا کہ یہ مرتبہ کیسے نصیب ہوا۔

تو حضرت امام ابوزرعہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے (10) لاکھ احادیث اپنے ہاتھ کے ساتھ لکھیں ہیں اور ہر حدیث کے ساتھ یہ درود شریف لکھا ہے۔

﴿قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم﴾

بس اس درود شریف کی بدولت یہ مرتبہ اور مقام مجھے نصیب ہو گیا ہے۔

تبصرہ:

پتہ چلا کہ یہ درود شریف عند اللہ بڑا مقبول ہے رضائے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا باعث ہے خوب پڑھنا چاہیے ہر مسلمان کو جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے حبیب جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضاء کا متلاشی ہے۔ (حوالہ: فضائل اعمال، فضائل درود شریف قدیم نسخہ)

آخر میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں دُعا گو ہوں:

کہ وہ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی محبت و غلامی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب واحترام اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا ادب واحترام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کریمین کا ادب واحترام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ادب واحترام اور صحابیات کا ادب واحترام آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک کا ادب واحترام اور اولیاء کرام کہ جن کی عظمت اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے بیان فرمائی ہے، ان تمام نفوس قدسیہ کا دو جہانوں میں باادب غلام بنا اور ان کی سنگت نصیب فرما۔ آمین بحق بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یا اللہ ﷻ اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آل پر ازواج مطہرات پر صحابہ کرامؓ پر اولیاء اللہ پر اور اُمتِ محمدی پر رحمت نازل فرما۔ آمین ثم آمین۔

﴿اللهم صل على محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آل محمد صلى الله عليه وسلمؐ بعدد كل معلوم لك﴾

والصلوه والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين كثيرا كثيرا

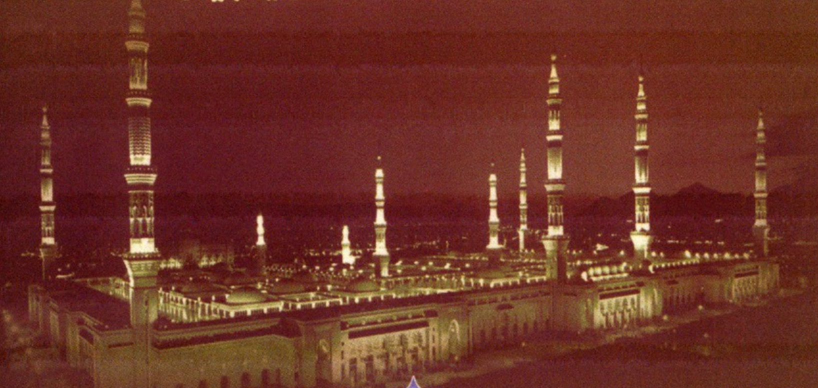
بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على

ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد



ZP
ZUMAIR PUBLISHERS

ضومیر پبلشرز

اسماعیل سنٹر ۱۰ا چیٹرجی روڈ اردو بازار۔ لاہور